



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مقیم آدمی کسی ضروری کام کی وجہ سے بعد والی نماز پیلے ادا کر سکتا ہے؟ آدمی کو علم ہے کہ مجھے اس کام میں کافی وقت لگے گا اور نمازوں کو جمع کر لے۔
۲... کیا بیمار آدمی نماز کو جمع کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مقیم آدمی بسا اوقات جمع صوری کر سکتا ہے۔ مقیم آدمی کے لیے جمع تقدیم وجمع تاخیر دونوں کتاب و سنت سے ثابت نہیں۔ ہاں مسافر کے لیے جمع تقدیم وجمع تاخیر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔
۲... بیمار یا بارش کی وجہ سے جمع تقدیم اور جمع تاخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔ رہی جمع صوری تو وہ بغیر عذر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے ظہر اور عصر (اسی طرح) مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا کرنے کا مقصد کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تاکہ آپ امت کو حرج اور تکلیف میں نہ ڈالیں۔ (مسلم، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز جمع بین الصلوٰتین فی الحضر، ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فی الجمع بین الصلوٰتین فی الحضر)
عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں عصر کے بعد ہمیں خطبہ دینا شروع کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے کسی نے کہا کہ نماز (مغرب) کا وقت ہو چکا ہے، آپ نے فرمایا مجھے سنت نہ سکھاؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ مجھے شبہ پیدا ہوا، میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے ان کی تصدیق کی۔
یعنی کہ ناگزیر قسم کے حالات میں بھی دو نمازیں جمع کر کے پڑھی جاسکتی ہیں تاہم شدید ضرورت کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں ہے جیسے کاروباری لوگوں کا عام معمول ہے کہ وہ سستی یا کاروباری مصروفیت کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کر لیتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ بلکہ سخت گناہ ہے ہر نماز کو اس کے وقت پر ہی پڑھنا ضروری ہے سوائے ناگزیر حالات کے۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے موقع پر مؤذن کو فرماتے کہ وہ کہے «أَلَا صَلَّوْا فِی رَحَالِکُمْ» ”خبردار! گھروں میں نماز پڑھو۔“ (البدایہ والنہایہ، کتاب الصلاة، باب التحلف عن الجماعة فی الملیۃ الباردة)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02

محدث فتویٰ